REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضلَ بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشاءُ
عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَاماً مَحمُوداً

قیمت سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

روزنامہ

الفضل

ربوہ

چہار شنبہ

۲۷ ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ — ۲۶ احسان ۱۳۳۶ ہش — ۲۶ جون ۱۹۵۷ء — نمبر ۱۵۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو حرارت تو ہے۔ مگر پہلے کی نسبت بفضلہ تعالیٰ کمی ہے۔ احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

— جیسا کہ پہلے بھی یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ آجکل حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو شدید کھانسی کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

★ ——————— ★

ہمبرگ میں پہلی مسجد کے افتتاح کے موقعہ پر

اہل جرمنی کے نام حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کا پیغام

خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو جرمنی کے بعض اور شہروں میں بھی مساجد تعمیر کی جائینگی

ہم چاہتے ہیں کہ جرمن قوم کروڑوں کی تعداد میں اسلام قبول کرے۔ تا اشاعت اسلام کے کام میں یورپ کی لیڈری جرمن قوم کے ہاتھ میں ہو

"ٹائمز" اور پھر الفضل کے ذریعہ احباب جماعت کو یہ اطلاع مل چکی ہے کہ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۵۷ء کو ہیگ کی عالمی عدالتِ انصاف کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ہمبرگ (مغربی جرمنی) میں پہلی مسجد کا افتتاح فرمایا ہے۔ افتتاحی تقریب میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے اہل جرمنی کے نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا جو پیغام پڑھ کر سنایا اسکا متن درج ذیل ہے۔ (وکالت تبشیر)

برادرانِ اہل جرمنی!

السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

میں ہمبرگ کی مسجد کے افتتاح کی تقریب میں شمولیت کے لئے اپنے بیٹے مرزا مبارک احمد کو بھجوا رہا ہوں۔ افتتاح کی تقریب تو انشاء اللہ عزیزم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ادا کرینگے۔ مگر مرزا مبارک احمد میرے نمائندے کے طور پر اس میں شامل ہونگے۔ میرا ارادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے تو یکے بعد دیگرے جرمنی کے بعض اور شہروں میں بھی مساجد کا افتتاح کیا جائے۔ امید ہے کہ مرزا مبارک احمد مولوی عبداللطیف صاحب سے مل کر ضروری سکیمیں اس کے لئے بنا کر لائیں گے۔ تا کہ جلدی مساجد بنائی جا سکیں۔

خدا کرے کہ جرمن قوم جلد اسلام قبول کرے۔ اور اپنی اندرونی طاقتوں کے مطابق جسطرح وہ یورپ میں مادیات کی لیڈر رہے روحانی طور پر بھی لیڈر بن جائے۔ فی الحال اتنی بات تو ہے کہ ایک جرمن نومسلم زندگی وقف کر کے امریکہ میں تبلیغ اسلام کر رہا ہے۔ مگر ہم ایک مبلغ یا درجنوں نومسلموں پر مطمئن نہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں مبلغ جرمنی سے پیدا ہوں۔ اور کروڑوں جرمن باشندے اسلام کو قبول کریں۔ تا اسلام کی اشاعت کے کام میں یورپ کی لیڈری جرمن قوم کے ہاتھ میں ہو۔

اللّٰھم آمین

خاکسار: مرزا محمود احمد۔ خلیفۃ المسیح الثانی

صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور انکے اہل و عیال بخیریت انگلستان پہنچ گئے

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لاہور سے مطلع فرماتی ہیں۔ کہ ان کی چھوٹی صاحبزادی سیدہ آصفہ مسعودہ صاحبہ اپنے شوہر ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب اور دونوں بچوں کے ہمراہ بخیر و عافیت انگلستان پہونچ گئی ہیں۔ صاحبزادہ صاحب موصوف مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے وہاں تشریف لے گئے ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صاحبزادہ صاحب کو حصول مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ وہ اور ان کے اہل و عیال خیریت سے وہاں رہیں اور سلامتی اور کامیابی سے واپس تشریف لائیں آمین

ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا ضروری اجلاس

کل بروز بدھ مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۷ء چھ بجے شام لجنہ اماء اللہ کے دفتر میں ناصرات الاحمدیہ کا ایک ضروری جلسہ منعقد ہوگا۔ ربوہ کی تمام احمدی بچیوں کو اس میں شریک ہونا چاہیئے۔ مکرم مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ تقریر فرمائینگے

(جنرل سکرٹری ناصرات الاحمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا (ابن بابا حسن محمد صاحب مرحوم) دیر سے لاہور میں بیمار ہیں۔ پہلے ان کو میو ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ اور اب کچھ عرصہ سے ہومیوپیتھک علاج تھا۔ مگر صحت نہ ہونے پر دوبارہ میو ہسپتال میں داخل ہو رہے ہیں۔ بزرگان سلسلہ، احباب کرام اور درویشان قادیان سے مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا کی درخواست ہے۔ نائب ناظر اصلاح و ارشاد

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۶ء

مخالفت

سیالکوٹ میں ایک نامی پہلوان کریم بخش مرحوم ہوتے تھے۔ طاقت اور زور کے لحاظ سے تو وہ بڑے پہلوان نہیں تھے۔ لیکن فن کشتی میں کمال رکھتے تھے۔ جب گوجرانوالہ، لاہور وغیرہ میں کوئی نیا پہلوان اٹھتا۔ تو اس وقت تک بڑے پہلوانوں میں شمار نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک کریم بخش سیالکوٹی کو پہلے نہ پچھاڑ لے گویا آپ کا وجود اٹھتے ہوئے پہلوانوں کے لئے ایک حد آزمائش تھا۔ جو انہیں پچھاڑ لیتا۔ بڑے سے بڑے پہلوان سے منہ بھیڑ کا اس کو حق ہو جاتا لیکن جو پچھڑ جاتا اس سے کوئی بڑا پہلوان کشتی نہ لڑتا۔

کچھ اسی طرح کی پوزیشن سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سمجھ لی گئی ہے جو نئی جماعت اٹھتی ہے۔ جماعت احمدیہ سے داؤ پیچ کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی بھی اس گارڈین ناٹ کو حل کرنا ضروری خیال کرتی ہے اس نے بھی بزعم خود یہ سمجھا ہے۔ کہ جب تک جماعت احمدیہ کے ساتھ دو دو ہاتھ نہ کئے جائیں وہ نامی پہلوان نہیں بن سکتی۔ اس لئے اس نے بھی جماعت احمدیہ کے خلاف تمسخر۔ افتراء اور اشتعال انگیزی میں پیغامیوں اور احراریوں سے گوئے سبقت لے جانے کی بازی لگا دی ہے۔

جماعت اسلامی نے بڑے غور سے کہا کہ پہلے پہلوان جو جماعت احمدیہ کا مقابلہ کرتے رہے ہیں۔ ٹھیک داؤ پیچ نہیں جانتے تھے۔۔ انہوں نے غلط پینترے پر مقابلہ کیا۔ اس لئے ہار پر ہار کھاتے گئے۔ اور جماعت احمدیہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی آئی۔ ہم نئے محاذ سے لڑیں گے۔ اور یہ کر دینگے اور وہ کر دینگے مگر جب خود کوئی نیا محاذ نہ بنا سکی۔ تو ناچار احراریوں ہی کا حلقہ بگوش بننے پر مجبور ہو گئی۔ اور آٹھ مطالبات میں نواں مطالبہ بھی شامل کر لیا۔ لیکن مودودی صاحب کی طبعی خود پرستی طبعی طوطا چشمی اور طبعی فرار نے احراریوں کو چوکنا کر دیا۔ وہ کہنے لگے ہل ہم نے چلایا۔ بیج ہم نے بکھیرا پانی ہم نے دیا۔ گوڈی ہم کرتے رہے اب فصل کاٹنے کا وقت آیا ہے تو یہ صاحب درانتی لے کر کھیت میں آ کودنے والے کون ہوتے ہیں۔

اور ادھر جب مودودی صاحب نے بھانپ لیا کہ یہ زہریلا کھیت پھل لانے والا ہے تو فرمانے لگے اچھا ہم کون ہیں تو کون ہی سہی تم ایسے ہو تم ویسے ہو۔ تم نے تحقیقاتی عدالت میں یہ کیا وہ کیا۔ خیر۔

آجکل انتخابات کا پھر چرچا زوروں پر ہے اور مودودی صاحب نے فیصلہ کیا ہے کہ "من جرب المجرب" کا مظاہرہ ضرور کریں گے لیکن مشکل یہ ہے کہ علاوہ ازیں اب عارضی وقار حاصل کرنے کی بھی امید نہیں رہی تاہم چسکا بری بلا ہے۔ جانتے ہیں کہ اب احراری پاس نہیں پھٹکنے دیں گے اور نہ علما ہی اعتبار کریں گے۔ اس کے باوجود آگے آگے سر دئے جاتے ہیں۔ اور اب بھی "قدر مشترک" "مخالفت احمدیت" ہی کو بنانا چاہتے ہیں چنانچہ اس کا آغاز مودودی صاحب نے تبرک کے طور طور پر ایک بیان سے کیا ہے۔ جس میں مخلوط انتخاب کی مخالفت کا ڈھونگ رچایا گیا ہے۔ انہوں نے سوچا کہ احراریوں نے پھر احمدیت کے خلاف فضا زہریلی کر رکھی ہے اس سے فائدہ اٹھانے کی پھر کوشش کرنی چاہیے چنانچہ تسنیم۔ ایشیا کوہستان المنیر وغیرہم اخبارات بھی پھر احراریوں کی سُر میں سُر ملانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور عجیب قسم کے بے مزے راگ گانے لگے ہیں۔ یہاں تک کہ نئے محاذ کا خواب تک فراموش ہو گیا ہے اور جیسا کہ کہتے ہیں۔

"ڈھاک کے تین پات ہیں" — "ڈھانچ میں تو ہیں وہی اگلے برس کی تیلیاں"

وہی ہزاروں دفعہ کی اگلی ہوئی باتیں دوات پیس پیس کر کہنا شروع کر دی ہیں المنیر لائل پور نے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کا قصہ از سر نو چھیڑ دیا ہے

الغرض جماعت اسلامی کے تمام بزرجمہر نیا محاذ قائم کرنے سے عاجز آ کر وہی ہتھیار استعمال کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ جن کو ان کے سابقین ہزاروں دفعہ استعمال کر کر کے ناکامی پر ناکامی اٹھا چکے ہیں اور احمدیت کی دن دوگنی رات چوگنی ترقی کا باعث کھاد کا کام دیتے آ رہے ہیں۔

چونکہ ہمارا ایمان ہے اور یہ ایمان کوکھلا سنا سنایا ایمان نہیں۔ بلکہ ذاتی تجربہ بافقہ اور مشاہدات کی بناء پر ہے کہ اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے تبلیغ واشاعت دین کے لئے کھڑا کیا ہے جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کہ آخری زمانہ میں وہ ایک انسان کو کھڑا کریگا جو دین اسلام کو اگر ثریا پر بھی چڑھ گیا ہوگا تو اس کو زمین پر اتار لائے گا۔ اور چونکہ ہمارا علی وجہ البصیرت ایمان ہے کہ وہ انسان جس کا وعدہ کیا گیا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں۔ جنہوں نے اس زمانہ میں جہاد کبیر کے ذریعہ تمام دنیا میں تبلیغ واشاعت دین کا بیڑا اٹھایا اور الہٰی اشارہ سے ایسی فعال جماعت کھڑی کر دی کہ جو دنیا کے کناروں تک پہنچ کر اللہ تعالےٰ کا کام سرانجام دے رہی ہے اور اپنی بساط سے بڑھ کر قربانیاں کر رہی ہے چونکہ ہمارا یہ ایمان ہے۔ اسلئے ہمارا تمام تر بھروسہ اللہ تعالےٰ پر ہی ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ اگر ہم اس کا کام سرانجام دیتے رہیں گے تو کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی ہمارا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ بلکہ دنیا کی ساری مخالفانہ طاقتیں مل کر بھی اللہ تعالےٰ کے کام کو نہیں روک سکتیں۔

یہ ہمارا ایمان علی وجہ البصیرت اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ جیسا کہ ہوتا آیا ہے شروع ہی سے مخالفین جماعت احمدیہ کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں اور انہوں نے کوئی ہتھیار نہیں چھوڑا جو دنیاوی نقطہ نظر سے وہ آزما سکتے تھے جس کو انہوں نے نہ آزمایا ہو۔ عوام کو مشتعل کرنے سے لے کر حکومتوں کو جبر واکراہ پر ابھارنے تک کوئی مخالفت کا ذریعہ نہیں ہے جو انہوں نے اختیار نہ کیا ہو اور گذشتہ ساٹھ سال کے عرصہ میں انسانی وسعت کی حد تک جو کچھ ہو سکتا تھا انہوں نے کیا ہے۔ اور اب کوئی طریقہ باقی نہیں رہا جس کو پہلے استعمال نہ کیا جا چکا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت اسلامی والوں کی یہ بڑ کہ ہم مخالفت کے پرانے طریقوں کو جو ان کے خیال میں غلط تھے چھوڑ کر کوئی نئی ایجاد کر لیں گے بری طرح ناکام ہوئی ہے اور عاجز آ کر اب وہ بھی انہیں بوسیدہ طریقوں پر آ گئے ہیں۔ جن کو وہ غلط سمجھتے تھے۔ اور وہی باتیں کہنی شروع کر دی ہیں۔ جن کو سینکڑوں بار شکست کا مونہہ دیکھنا پڑا ہے اس سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کی حقانیت پر ہمارا اور بھی ایمان پختہ ہوتا جا رہا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ یہ باسی کڑہی کے ابال جس طرح پہلے بیٹھتے رہے ہیں اسی طرح ہمیشہ بیٹھتے رہیں گے اور اللہ تعالےٰ کی کھڑی کی ہوئی جماعت اللہ تعالےٰ کے رحم اور فضل کے ساتھ بڑھتی ہی چلی جائیگی اور اس کام کو سرانجام دے کر دے گی جس کے لئے وہ کھڑی کی گئی ہے۔

درخواست دعا

خاکسار کے بھائی مکرم چوہدری محمد دین صاحب حال ربوہ کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(چوہدری) عبد الحمید محلہ دار النصر ربوہ

مکرم امام صاحب مسجد فضل لنڈن کی ایک رپورٹ

مکرم احتجاج علی صاحب زبیری نے لائل پور سے اپنی ہمشیرہ صاحبہ (اہلیہ بشیر احمد صاحب حامد) کا ایک خط آمدہ از لنڈن جو آپ کی بیگم صاحبہ کے نام ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال کیا تھا جس میں یہ لکھا تھا کہ حضور کے خاندان کے بعض لڑکے اور کئی دیگر احمدی لڑکے گزشتہ عید کے روز انگریز لڑکیوں کے ساتھ ڈانس کرتے رہے۔ زبیری صاحب نے اس سلسلہ میں لکھا کہ "مدعا محض یہ ہے کہ حضور کو حالات کا علم ہو یہ ضروری نہیں کہ ہمشیرہ کی اطلاع صحیح ہو"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس پر مکرم مولود احمد خان صاحب امام مسجد لنڈن کو تحقیقات کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور بطور مبلغ نگرانی کی جو ذمہ داری ان پر عائد ہوتی ہے، اس کی طرف توجہ دلائی۔ انہوں نے ایک کمیٹی کے ذریعہ تحقیقات کے بعد جو رپورٹ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال کی وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

امام صاحب مسجد لنڈن کی رپورٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سیدی۔ حضور پر نور کی طرف سے ارشاد ملا کہ اہلیہ بشیر احمد صاحب حامد کے خط میں مذکورہ امر کہ حضور کے خاندان کے بعض نوجوانوں اور بعض احمدی لڑکوں نے عید کے روز انگریز لڑکیوں سے ڈانس کیا اس کی تحقیق کی جائے۔

حضور! میں نے اس خیال سے کہ تحقیقات غیر جانبداری سے ہو۔ ایک کمیٹی مکرم چوہدری عبد الرحمٰن صاحب اور پروفیسر سلطان محمود صاحب شاہد ایم۔اے کی مقرر کر دی۔ ان دونوں احباب نے تمام متعلق دوستوں کے حلفیہ بیانات قلمبند کر لئے ہیں۔ اور اپنی رپورٹ کے ساتھ وہ مجھے دے دیے ہیں۔ میں یہ تحقیقاتی رپورٹ پیش خدمت کرتا ہوں ان بیانات سے یہ ظاہر ہے کہ بعض احمدی دوستوں نے بات بیان کرتے وقت احتیاط سے کام نہیں لیا۔ اس کمیٹی کی تحقیق کے مطابق کسی احمدی نوجوان اور نہ ہی حضور کے خاندان کے کسی فرد نے ڈانس میں حصہ لیا ہے۔

اب جہاں تک اہلیہ صاحبہ بشیر احمد صاحب حامد کا تعلق ہے۔ سو عرض ہے کہ یہ دوبار مشن ہاؤس آئی ہیں حامد صاحب صرف ایک بار مشن ہاؤس آئے تھے۔ مجھے پاکستان میں ان لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ یہ لنڈن سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر رہتی ہیں صرف ایک بار چندہ دیا ہے۔

بشیر احمد صاحب اختر۔ یہ نوجوان ہیں۔ ضلع سرگودھا کے گاؤں ٹھوڑ رانجھا کے رہنے والے ہیں پولیس میں ملازم تھے یہاں ایک

Mechanical firm

میں کام کرتے ہیں۔ ان کے رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ یہ خود اگرچہ نمازوں وغیرہ میں دلچسپی لیتے ہیں۔ تاہم احمدیت سے پوری طرح واقف نہیں۔ لیکن مطالعہ کا شوق ہے اور لائبریری سے کتب لے کر مطالعہ کرتے ہیں۔ میں ان کے کمرے میں گیا ہوں۔ تو وہاں بھی ان کو تلاوت قرآن کرتے پایا۔ لیکن دوسروں کے متعلق بات کرتے وقت پوری احتیاط سے کام نہیں لیتے۔

کلیم اللہ شاہ صاحب۔ یہ مخلص تو ہیں محنتی بھی ہیں۔ لیکن نمازوں میں ایسے باقاعدہ نہیں البتہ میٹنگز میں باقاعدہ آتے ہیں اور جماعتی ڈیوٹی کو بھی سنبھالتے ہیں۔ بار بار تلقین کی جاتی ہے۔ اپنی نمازوں میں سستی پر اظہار افسوس کرتے ہیں۔ ویسے تنظیم کا احترام کرتے ہیں۔

صفی اللہ شاہ صاحب (ابن سید ولی اللہ شاہ صاحب) یہ بہت کم مشن ہاؤس آتے ہیں۔ جمعہ تو ان کے کام کا دن ہے۔ ویسے میٹنگز میں بھی بہت کم آتے ہیں۔ ان کے گھر جا کر ان کو تلقین کی گئی ہے۔ اس وقت باقاعدگی کا وعدہ کر لیتے ہیں۔ لیکن پھر وہی حال ہو جاتا ہے۔ چندہ باقاعدگی سے نہیں دیتے۔ ان کے دوستوں کی محفل اچھی نہیں۔ اس امر کی ان کو تلقین کی گئی ہے۔

میں نے عزیزان کلیم۔ نعیم۔ نسیم صاحبان کے متعلق ان کے عزیزوں کو ایک تفصیلی خط لکھا۔ جس میں ان کی روش کے متعلق صاف طور پر ان کو آگاہ کیا تھا۔ میری بار بار کی تلقین سے اتنا ضرور ہے۔ کہ اپنی سستی پر شرمندہ ہیں۔ لیکن پوری اصلاح کی یہاں کم امید ہے۔ اس لئے میں نے ان کے عزیزوں کو مشورہ لکھا تھا۔ کہ ان میں سے نعیم اور نسیم شاہ صاحبان کو واپس بلا لیا جائے یہ یہاں پڑھائی نہیں کر رہے۔ گو پڑھائی تو کلیم اللہ شاہ بھی کوئی نہیں کر رہے۔ لیکن وہ کام محنت سے کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے معقول آمد پیدا کر لیتے ہیں۔

مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ اللہ باقاعدہ جمعہ میں آتے ہیں۔ میٹنگز میں آتے رہتے ہیں۔ دو بار تقریر بھی کی ہے عیسائیوں کو تبلیغ کرنے میں حصہ بھی لیا ہے۔ سوائے صبح کی نماز کے باقی نمازوں میں باقاعدہ ہیں۔ جب مشن ہاؤس ہوں تو خود اذان دیتے ہیں۔ میں نے ان میں خلاف شریعت کوئی بات نہیں دیکھی۔ نظام کا پورا احترام کرتے ہیں۔ اور تنظیم کے احکامات کی پوری فرمانبرداری کرتے ہیں۔ چندہ باشرح اور باقاعدہ دیتے ہیں۔ میں ان کے کمرے میں کئی بار گیا ہوں۔ کوئی خلاف شریعت بات نہیں دیکھی۔ حضور یہ تو ان لوگوں کے متعلق عرض ہے۔ جن کا تعلق یا ذکر اس رپورٹ میں آیا ہے۔

اب جہاں تک حضور پر نور کے ارشاد کا تعلق ہے۔ سو یہ عاجز نادم ہے کہ میں بوجہ مبلغ ہونے کے ان لوگوں کے اعمال کا ذمہ دار ٹھہرتا ہوں اگرچہ بعد از تحقیق یہ ثابت ہے کہ اہلیہ حامد صاحب کا یہ بیان کہ حضور کے خاندان کے نوجوانوں یا کسی احمدی نوجوان نے انگریز لڑکی سے عید کے دن ڈانس کیا سراسر غلط ہے۔ تاہم یہاں بعض ایسے احمدی نوجوان آئے ہوئے ہیں۔ جن کے متعلق مرکز بوجہ ان کے والدین یا بزرگوں کے یہ رائے رکھتا ہے کہ وہ بہت ہی مخلص نوجوان ہیں۔ ان کے متعلق الفضل میں اعلانات بھی شائع ہوتے رہے ہیں۔ لیکن جہاں ان کے والدین تو مخلص ہیں وہ نوجوان ہرگز اس اعزاز کے مستحق نہیں۔ مثال کے طور پر میں چند نوجوانوں کا ذکر کرتا ہوں۔ یہاں مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلےٰ کے دو لڑکے آئے ہوئے ہیں۔ ان میں سے حمید احمد اختر اپنے آپ کو واقف زندگی بھی کہتے ہیں۔ لیکن جب تک وہ یہاں تھے۔ وہ مشن ہاؤس بہت کم آتے تھے۔ اس کے علاوہ ایک دفعہ وہ میرے پاس آئے اور مالی تنگی کا ذکر کیا چونکہ وہ ہسپتال میں رہے تھے۔ اس وجہ سے اور بھی میں ان کی مدد کرنا چاہتا تھا۔ مزید یہ کہ انہوں نے اپنے والد صاحب کا بھی خط دکھایا۔ جس میں یہ تھا کہ کسی احمدی یا امام سے روپیہ قرض لے لو۔ میں نے محض اس وجہ سے کہ یہ ایک مخلص ترین احمدی جو ناظر اعلےٰ بھی ہیں کے صاحبزادے ہیں ان کی ضمانت دے دی۔ جس پر ان کو اپنے بنک سے روپیہ قرض مل گیا۔ پھر یہ جرمنی چلے گئے۔ میں نے ان کے دوسرے بھائی منور اختر صاحب کو توجہ دلائی کہ یہ قرضہ دے دیا جائے۔ پھر جب حمید اختر جرمنی سے آئے تو انہوں نے مجھے یقین دلایا کہ یہ قرضہ وہ ادا کر چکے ہیں۔ انہوں نے یہاں اتنا روپیہ جمع کر لیا کہ یہ واپس ایک کار میں گئے۔ آج مجھے بنک والوں نے فون پر بتایا کہ حمید اختر صاحب ان کو دھوکہ دے کر بغیر قرضہ ادا کئے پاکستان چلے گئے ہیں۔ اور وہ مقدمہ چلانا چاہتے ہیں۔ چونکہ ضمانت میں نے دی تھی اس وجہ سے ظاہر ہے کہ میں ملوث ہوں گا یہ ضمانت میں نے مشن کی طرف سے نہیں دی تھی۔ میں اس سے قبل قریباً پانچ اور احمدی نوجوانوں کی ضمانت ذاتی طور پر دے چکا ہوں اور انہوں نے قرضہ وقت پر ادا کر دیا ہے۔ جزاہم اللہ تعالےٰ۔ مجھے ہرگز توقع نہیں تھی کہ میاں غلام محمد صاحب اختر کے صاحبزادے ایسی حرکت کریں گے وہ یہاں پر بے قاعدگی سے چندہ دیتے رہے ہیں۔ لیکن ان کے برادر اصغر ان سے بھی کم مسجد آتے ہیں باوجود بار بار کی تلقین کے بہت ہی کم چندہ

دیتے ہیں۔ ہر دفعہ باقاعدگی کا وعدہ کر لیتے ہیں۔ لیکن یہاں بفضلہ تعالیٰ ایسے مخلص پرجوش احمدی بھی ہیں۔ جن کے اخلاص پر دل سے دعا نکلتی ہے اور جو پورے جوش سے تبلیغ کرتے ہیں چوہدری اعجاز نصر اللہ خانصاحب نے بھی مشن آنا کم کر دیا ہے۔ ان کے گھر بھی گیا۔ وہ گھر پہ بھی کم ملتے ہیں۔ سنا ہے کہ پڑھائی میں بھی کم توجہ دیتے ہیں جمعہ میں شاذونادر ہی آتے ہیں۔ ابھی پچھلے ہفتہ حضور ؓ نور اید اللہ کا خط لینے مشن ہاؤس آئے۔ وہ جمعہ کا دن تھا۔ لیکن جمعہ کی نماز کے لئے نہیں ٹھہرے۔ کیونکہ اپنی Appointment بنائے تھے۔ اتوار کو آکسفورڈ سے ایک پروفیسر تقریر کرنے آرہا تھا میں نے ان کو خاص طور پر کہا کہ یہ میٹنگ بہت اہم ہے آپ ضرور آئیں اور Discussion میں حصہ لیں انہوں نے وعدہ کیا اس کے باوجود نہیں آئے اور اب یہ معذرت کرتے ہیں کہ دیر ہو گئی تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ بفضلہ تعالیٰ جماعت میں ایسے مخلص بھی ہیں جو جماعتی وقار کا کما حقہ خیال رکھتے ہیں۔ چنانچہ ہماری میٹنگ بہت کامیاب رہی اور مشن ہاؤس لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ پچھلے سالی چندہ ۷۸۰/۰/۰ پونڈ جمع ہوا۔ جو پچھلے سالوں کے ریکارڈ سے کہیں زیادہ ہے اور امسال امید ہے کہ یہاں سے اس قدر آمد ہو جائے گی کہ مشن کافی حد تک Self Supporting ہو جائے گا انشاء اللہ العزیز۔ والسلام غلام ابن غلام ابن غلام

مولود احمد خاں ۵۷/۶/۱۲

تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ

مکرم و محترم امام صاحب

السلام علیکم

آپ کے ارشاد کے پیش نظر بیگم صاحبہ بشیر احمد حامد صاحب اور دوسرے لوگوں کے حلفیہ بیانات لے لئے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈانس ایک احمدی نوجوان کے غیر احمدی دوستوں نے اس کی عدم موجودگی میں کیا۔ جس نے پھر آن کر ان کو روک دیا۔ اس میں احمدی نوجوان اور حضرت اقدس کے خاندان کا کوئی فرد ملوث نہیں اور حضور کے خاندان اور احمدی نوجوانوں کا جو ذکر ہے وہ محض بے احتیاطی سے ہو گیا ہے۔ جو کہ بشیر احمد اختر صاحب کے بیان سے ظاہر ہے۔

والسلام

خاکسار عبد الرحمٰن واقف زندگی ۵۷/۶/۱۰

سلطان محمود شاہد ۵۷/۶/۱۰

بیان سید کلیم اللہ شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

میں خدا کو حاضر و ناظر جانکر حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ یہ جو بشیر احمد صاحب اختر نے عید کے روز میرے فلیٹ میں انگریز لڑکیوں کے ساتھ بعض لڑکوں کو ڈانس کرتے دیکھا ہے اس کی حقیقت یہ ہے۔ کہ:۔

عید کے روز میں مہمانوں کو کھانا کھلانے کے لئے اپنی ڈیوٹی پہ جانے لگا تو دروازے میں ہی صفی اللہ شاہ اپنے ایک غیر احمدی دوست کے ساتھ ملا۔ میرا تعارف کراتے ہوئے اس نے کہا کہ یہ ناشتہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا اس وقت وہ اکیلا تھا۔ میں نے صفی اللہ سے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ ناشتہ آپکو خود تیار کرنا ہوگا کیونکہ میں ڈیوٹی پہ جا رہا ہوں۔ ان دونوں نے کہا کوئی بات نہیں ہم خود چائے بنالیں گے وہ Kitchen میں چلے گئے اور میں عیدگاہ کی طرف چلا گیا۔

یہ جو بشیر احمد صاحب اختر نے دیکھا ہے۔ کہ وہاں ڈانس ہو رہا تھا۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ صفی کے اسی غیر احمدی دوست نے اپنی دوست لڑکیوں سے ڈانس کیا ہو جو اس غیر احمدی دوست کے ساتھ آئی ہوں جن سے میں نہیں ملا تھا۔ خدا گواہ ہے کہ مجھے اس واقعہ کا کوئی علم نہیں۔

بہرحال مجھے افسوس ہے کہ میرے فلیٹ میں اس قسم کا واقعہ ہوا۔ مجھے امام صاحب نے فلیٹ دیتے وقت سختی سے یہ شرط لگائی تھی کہ کوئی لڑکی یہاں نہ آئے اور ہم لوگ اسلامی شعار کی پابندی کریں۔ بہرحال باوجودیکہ میرا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہیں پھر بھی میں اس بات پہ شرمندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف کرے (آمین)

العبد:۔ کلیم اللہ شاہ ۵۷/۶/۴

گواہ شد:۔ سلطان محمود شاہد ۵۷/۶/۴

بیان ـــ بشیر احمد صاحب اختر

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ بیگم صاحبہ بشیر احمد حامد صاحب (الطاف فاطمہ صاحبہ) کو جو کہا ہے کہ عید کے روز کچھ احمدی لڑکے اور حضور کے خاندان کے لڑکے انگریز لڑکیوں سے ڈانس کر رہے تھے تو اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو یہ عرض کرتا ہوں کہ اس موقعہ پہ مرزا طاہر احمد صاحب نہ تھے اور یہ جو میں نے خاندان کا لفظ بولا ہے۔ تو یہ اس غلط فہمی سے بولا گیا ہے کہ میں نے کلیم شاہ اور نسیم شاہ کی حضور سے قرابت داری کی وجہ سے ان کو بھی خاندان کا فرد سمجھ رکھا ہے۔ گو وہ بھی اس ڈانس میں نہ تھے اور جو لڑکے اس وقت انگریز لڑکیوں سے ڈانس کر رہے تھے۔ ان کو میں نہیں جانتا میں نے جس احساس کے پیش نظر بیگم صاحبہ بشیر احمد حامد صاحب کو بات کہی تھی۔ وہ یہ احساس تھا۔ کہ یہ لڑکے اور لڑکیاں عید کے کھانے کے بعد کلیم شاہ کے فلیٹ میں ٹھہرے تھے۔ اور چونکہ وہ وہاں ڈانس کرنے لگے۔ اور اس کو میں نے برا محسوس کیا کہ کلیم شاہ کے فلیٹ میں عید کے روز ڈانس ہو۔ اسلئے اس احساس کی وجہ سے میں نے وہ بات اس طور پر بیگم صاحبہ بشیر احمد حامد صاحب کو کہہ دی۔ ورنہ حضور کے خاندان کے لڑکے اس ڈانس میں نہ تھے۔ بلکہ کلیم شاہ اور نسیم شاہ بھی نہ تھے اور جو تھے ان کو میں نہیں جانتا۔

العبد:۔ بی اے اختر ۵۷/۶/۳

گواہ شد:۔ سلطان محمود شاہد ۵۷/۶/۳

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن واقف زندگی ۵۷/۶/۳

بیان الطاف فاطمہ صاحبہ اہلیہ بشیر احمد حامد صاحب

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ میں نے اپنی بھابی مسز آئی لے زبیری الیف بلاک گلبرگ لاہور ویسٹ پاکستان کو خط میں جو احمدی لڑکوں اور حضور کے خاندان کے لڑکوں کے متعلق لکھا ہے کہ وہ عید کے روز انگریز لڑکیوں کے ساتھ ایک الگ بند کمرے میں ڈانس کر رہے تھے۔ یہ واقعہ میں نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا بلکہ ایک نوجوان بشیر احمد اختر صاحب نے جو یہاں ملازم ہیں۔ اور کچھ عرصہ سے ان کا ہمارے ساتھ ملنا جلنا بھی ہے۔ مجھ سے بیان کیا کہ وہ عید کے روز جس کمرے میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اس میں جب جانے لگے۔ اور دروازہ کھولا۔ تو دیکھا کہ احمدی لڑکے اور حضور کے خاندان کے لڑکے انگریز لڑکیوں سے ڈانس کر رہے تھے یہ دیکھ کر وہ واپس آ گئے۔ انہوں نے یہ بات مجھ سے اس وقت کہی کہ عید کے روز تقریباً تین بجے بعد دوپہر اختر صاحب کی کار میں ہم سب لوگ واپس اپنے گھر آرہے تھے۔ اور اختر صاحب کی آنکھیں بے آرامی کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھیں۔ تو میں نے ان کی حالت دیکھ کر ان سے پوچھا۔ کہ آپ ایسے کیوں ہیں۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ وہ اپنے کمرے میں آرام کی غرض سے جانا چاہتے تھے۔ جس کو راستہ اس کمرے سے ہو کر جاتا تھا۔ جس میں وہ سب نوجوان اور انگریز لڑکیاں تھیں۔ اور وہ ان کو ڈانس کرتے دیکھ کر واپس آ گئے اور آرام نہیں کر سکے۔ تو گویا یہ بات اپنی بے آرامی کی وجہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے محض ضمناً ہی کہی۔ اور اس میں کسی کی بدنامی مقصود نہیں تھی۔

میں نے مندرجہ بالا بات اپنی بھابی کو اسلئے لکھی تھی۔ کہ میرے ایک بھتیجے آفتاب علی کے والد صاحب مصر تھے۔ کہ میں ان کے لڑکے کو یہاں ضرور بلاؤں بلکہ وہ مجھ سے ناراض بھی ہو گئے۔ کہ میں عزیز آفتاب علی کو لندن کیوں نہیں بلاتی۔ نورس نانو پرمیں نے اپنی بھابی کو لکھا تھا کہ یہاں نوجوان کا آنا خطرے سے خالی نہیں۔ وہ یہاں کے برے ماحول سے بچ نہیں سکتے۔ اور اسی بات پر زیادہ زور دینے کے لئے میں نے اختر صاحب کی بیان کی ہوئی بات بھی لکھدی۔ اس سے میری یہ ہرگز نیت نہ تھی کہ میں کسی کی بدنامی کروں۔ اور نہ ہی مجھے اس سے زیادہ علم ہے کہ وہاں کون کون لوگ تھے۔

الطاف فاطمہ

گواہ شد سلطان محمود شاہد ۵۷/۶/۲

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن واقف زندگی ۵۷/۶/۲

بیان سید صفی اللہ شاہ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ عید کے روز میرے ساتھ چار غیر احمدی دوست تھے۔ جو نیوی اور ایئر فورس کے افسر ہیں۔ میں ان کو لے کر کلیم شاہ صاحب کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا رہا ہے اور ان کو ناشتہ کروا دیا جب میں باورچی خانہ میں برتن چھوڑ کر واپس آیا تو وہ ڈانس کر رہے تھے میں نے ان سے کہا کہ یہاں آپ کو ڈانس نہیں کرنا چاہیئے۔ اور وہ باز آ گئے۔ اس دوران میں اختر صاحب آئے ہوں گے اور ان کو ڈانس کرتے دیکھا ہوگا۔ میں اس بات پر بہت نادم ہوں۔ کیونکہ میرے دوستوں کی وجہ سے یہ بات ہوئی۔ اور پھر کبھی ایسی بات نہ ہو گی۔

خاکسار سید صفی اللہ شاہ

۵۷/۶/۹

گواہ شد:۔ سلطان محمود شاہد

۵۷/۶/۹

گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن واقف زندگی ۵۷/۶/۹

(پرائیویٹ سیکرٹری)

وعدہ خلافی کے خطرہ سے بچو!

تحریک جدید کی دعائیہ لسٹ

ذیل میں جو لسٹ دی جا رہی ہے وہ ان احباب کرام اور جماعتوں کی ہے جن کے وعدے ۷۰ فی صدی سے ۸۹ فیصدی تک پورے ہو چکے ہیں۔ اس کی اشاعت کی غرض یہ ہے کہ ان جماعتوں کو اور ان کے ادا کرنے والے احباب کو پوری توجہ کرکے اپنے وعدے سو فیصدی پورے کرنے ہیں۔ مگر سب سے اچھا یہ ہے کہ ۳۱ جولائی تک کا سابقون کا جو دوسرا دور ہے اس کے ختم ہونے سے پہلے آپ کی جماعت اپنے وعدے پورے کر چکی ہو — اور اسی طرح ان جماعتوں کے لئے بھی یہ اعلان ہے۔ جن کے وعدے ۵۰ فیصدی سے اندر رہے ہیں۔ ان کو یاد رہے کہ حضور کے ارشاد کے مطابق کہ "قربانی کا بہترین وقت جنوری سے جون جولائی تک ہوتا ہے۔ خرچ کم ہوتا ہے ...... اور کہ سابقون کا دوسرا دور جولائی تک ہے اور زمینداروں کی دونوں فصلیں اس عرصہ میں آ جاتی ہیں۔ جو اس وقت کو گزار دیتا ہے وہ اپنے آپ کو وعدہ خلافی کے خطرہ میں ڈال لیتا ہے"۔

پس زمیندار اور شہری جماعتوں کو سابقون کے دوسرے دور کا یہ موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہیئے۔

جو احباب اس خیال میں ہیں کہ اگست یا ستمبر میں دیں گے یا بعض کا یہ خیال کہ آخری مہینہ اکتوبر میں ادا کریں گے یا جنہوں نے آخر میں دینے کا لکھا تو نہیں مگر دل میں ان کے یہی ہے کہ آخری وقت میں ادا کریں گے انہیں خطرہ محسوس کرنا چاہیئے کہ بسا اوقات ایسا کہنے والے آخری وقت بھی دے نہیں سکتے اور محروم رہ جاتے ہیں۔ پس اگست یا ستمبر یا آخری ماہ اکتوبر میں ادا کرنے کا خیال کرنے والے احباب ابھی سے کوشش فرمائیں اور ایسا ماحول پیدا کریں کہ جولائی میں ادا کر سکیں۔ ورنہ اگست میں ضرور ادا کریں تا ان کے اس اقدام سے ان کے اندر سباق کی روح پائی جائے

فہرست حسب ذیل ہے:

وکیل المال تحریک جدید۔

کوٹ عبد اللہ

وعدہ ۱۹۵/-
وصول ۱۶۲/- } ۸۳ فیصدی

چوہدری بشیر احمد صاحب ۹/-
اہلیہ صاحبہ " ۶/- } ۱۵/-

علی احمد صاحب ۵/-

عمدہ کارکردگی۔ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب پریذیڈنٹ کوٹ عبد اللہ (سندھ)

ٹنڈو الہ یار

وعدہ ۲۲۸/-
وصول ۱۸۸/- } ۹۲ فیصدی

اعلیٰ کارکردگی:۔ چوہدری عنایت الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ ٹنڈو الہ یار (سندھ)

گوٹھ ننھے خاں

وعدہ ۳۱۸/-
وصول ۲۸۴/- } ۸۳ فیصدی

عمدہ کارکردگی:۔ چوہدری ننھے خانصاحب پریذیڈنٹ جماعت گوٹھ ننھے خاں

چک نمبر ۲۷۰ الف

وعدہ ۳۴۹/-
وصول ۲۸۲/- } ۸۰ فیصدی

اوّل - جنت خاتون اہلیہ مولا بخش صاحب ۱۴/۱۲

دوم - محمد صدیق صاحب ۱۱/۴
مسماۃ حمیدہ بیگم صاحبہ ۷/۴
امۃ الرحمٰن صاحبہ ۶/۸
ادریس احمد صاحب ۵/۸

نوٹ:۔ حقیقتاً اس جماعت کے کرتا دھرتا صوفی غلام محمد صاحب سیکرٹری مال ہیں۔ جن کی ہر آن یہ کوشش رہتی ہے کہ تحریک جدید کا چندہ ابتدائے سال میں ہی پورا ہو اور ان کے ساتھ عزیز رفیق احمد صاحب طالب علم اور ایاز عبد الخالق صاحب نے بھی ان کی مدد کی ہے۔

محراب پور

وعدہ ۴۲/۵
وصول ۳۲/۸ } ۷۶ فیصدی

عمدہ کارکردگی:۔ ماسٹر محمد نواز صاحب سیکرٹری تحریک جدید مال

نور آباد اسٹیٹ

وعدہ ۱۰۴/۱۲
وصول ۷۷/۸ } ۷۴ فیصدی

عمدہ کارکردگی:۔ علی گوہر صاحب سیکرٹری تحریک جدید

کوٹ احمدیاں

وعدہ ۹۷/۱۰
وصول ۸۰/- } ۷۴ فیصدی

چوہدری علی محمد صاحب سیکرٹری مال ۵/۴
محمد صدیق صاحب ۵/۱۰
چوہدری غلام احمد صاحب ۵/۴
چوہدری عبد السلام صاحب ۵/۸
محترمہ امۃ الشکور بیگم صاحبہ ۵/۸
محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ ۶/۸
محترمہ خورشید بیگم صاحبہ ۵/۶
چوہدری لعل الدین صاحب ۵/-
چوہدری محمد شفیع صاحب ۵/۸
چوہدری احمد الدین صاحب ۵/-
محمد ابراہیم صاحب ۵/-

عمدہ کارکردگی۔ چوہدری علی محمد صاحب سیکرٹری مال۔

دریا خاں مری

وعدہ ۱۱۰/-
وصول ۷۰/- } ۶۳ فیصدی

عمدہ کارکردگی: صادق احمد خانصاحب دوکاندار - مری

جاڑیاں

وعدہ ۷۳/-
وصول ۴۶/- } ۶۳ فیصدی

عمدہ کارکردگی:۔ چوہدری سلطان احمد صاحب پریذیڈنٹ

ضلع ملتان

ماہی سیال

وعدہ ۸۰/-
وصول ۷۰/- } ۸۷ فیصدی

عمدہ کارکردگی:۔ مولوی عبد الغفار صاحب ہوشیارپوری۔ آپ اپنے اردگرد کے مختلف احمدیوں سے وصول کرکے ارسال فرماتے ہیں جزاک اللہ۔ معطی صاحبان کا بھی شکریہ ہے

ٹبہ پور (زینا پور)

وعدہ ۱۶۶/-
وصول ۱۳۳/- } ۸۰ فیصدی

شیخ محمد اسلم صاحب سیکرٹری مال ۲۲/-
کبریٰ بی بی زوجہ " ۱۷/-
مرزا محمد یعقوب صاحب ۶/۱۲
مرزا محمد اکرم صاحب ۶/۱۰
مرزا محمد اشرف صاحب ۶/۱۰

عمدہ کارکردگی:۔ شیخ محمد اسلم صاحب سیکرٹری مال

ویہہ چیا

وعدہ ۱۶۷/-
وصول ۱۲۴/- } ۷۴ فیصدی

عمدہ کارکردگی چوہدری نور الدین صاحب سیکرٹری مال

فلٹر گھارو

وعدہ ۷۵/-
وصول ۵۴/- } ۷۳ فیصدی

چوہدری محمد خانصاحب ڈرائیور ۵/-
مشتاق احمد صاحب ۵/-

عمدہ کارکردگی:۔ چوہدری محمد صدیق صاحب بیگ پریذیڈنٹ

جمال پور

وعدہ ۶۷۵/-
وصول ۴۹۰/- } ۷۳ فیصدی

عمدہ کارکردگی۔ چوہدری رستم علی صاحب سیکرٹری مال

نور نگر فارم

وعدہ ۶۲۳/-
وصول ۴۶۱/- } ۷۳ فیصدی

محمد عالم صاحب ۸/۸

عمدہ کارکردگی۔ محمد اسحٰق صاحب اکاؤنٹنٹ

گوٹھ امام بخش

وعدہ ۴۸/-
وصول ۳۲/- } ۷۰ فیصدی

عمدہ کارکردگی: علاؤ الدین صاحب سیکرٹری مال

اسلام پور اسٹیٹ

وعدہ ۱۰۹/-
وصول ۸۴/- } ۷۹ فیصدی

عمدہ کارکردگی۔ چوہدری محمد شریف صاحب۔

بورے والہ

وعدہ ۲۶۴/-
وصول ۱۸۳/- } ۷۰ فیصدی

عمدہ کارکردگی:۔ شمس الدین صاحب سیال قائد مجلس خدام الاحمدیہ

وہاڑی

وعدہ ۶۱۹/-
وصول ۴۲۶/- } ۶۸ فیصدی

عمدہ کارکردگی:۔ ڈاکٹر محمد الدین صاحب پریذیڈنٹ

حلقہ بہاولپور چک نمبر ۱۶۶ نہر مراد

وعدہ ۵۶۷/-
وصول ۳۹۵/- } ۷۰ فیصدی

اوّل - چوہدری اللہ رکھا صاحب معہ اہلیہ و بچگان ۲۸/۴
چوہدری غلام قادر خانصاحب عرف لہر خان ۶/۴
چوہدری اللہ دین صاحب ۲۷/-
دوم - چوہدری سلطان خانصاحب ۶/۴
غلام فاطمہ اہلیہ سلطان خانصاحب ۶/۴
بشیر احمد صاحب پسر سلطان احمد خانصاحب ۵/۴
ناصرہ و نصیرہ دختران سلطان خانصاحب ۳/۴
سردار بیگم اہلیہ اللہ دین صاحب ۶/-
ماسٹر محمد انور صاحب چک نمبر ۱۶۶ ۷/-
عزیز احمد رشید اور محمد انور از والدہ صاحبہ } ۱۶/۸
چوہدری محمد حسین صاحب ۵/۴
محمد شفیع صاحب ولد غلام قادر صاحب ۱۱/-
ماسٹر غلام قاسم صاحب سیکرٹری مال ۱۲/-
میراں بخش صاحب ۵/-

عمدہ کارکردگی - غلام قاسم صاحب سیکرٹری مال

چک نمبر ۱۶۹ R-7

وعدہ ۱۸۶/-
وصول ۱۶۱/- } ۸۶ فیصدی

عمدہ کارکردگی:۔ محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال

305

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۶۱۴ میں مرزا رفیق احمد ولد حضرت مرزا البشیر الدین محمود احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
میری ذاتی آمدنی کچھ نہیں۔ جیب خرچ جو مجھے حضرت والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے جو ۳۳/- روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اس وقت تک میرے نام ۲۷ گھنٹے ۱۰۹ ایکڑ زمین ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ آئندہ اگر کوئی جائداد ہوئی تو میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر میری آمدنی میں کوئی اضافہ ہوا تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ کے حق میں وصیت کرتا ہوں۔

العبد مرزا رفیق احمد موصی
گواہ شد مرزا البشیر احمد ربوہ
گواہ شد زین العابدین ولی اللہ شاہ

وصیت نمبر ۱۳۶۰۰ میں قاضی محمد شریف ولد قاضی کرم الٰہی صاحب قوم راجپوت پیشہ پنشنر عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن کوٹھی ۲۵ نیو سول لائن ضلع لائلپور صوبہ ویسٹ پاکستان۔
بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں
(۱) میں گورنمنٹ پنشنر ہوں۔ اور ۸۳/۷/- روپے ماہوار میری پنشن ہے (۲) ہماری جدی جائداد تقریباً ۲۵ ایکڑ واقعہ موضع اُدو والی و دیہات ملحقہ اُدو والی ہے۔ جس کی تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے۔ اس جائداد کے ہم آٹھ بھائی اور ۴ بہنیں اور دیگر شرکا حصہ دار ہیں۔ مجھے اپنے حصہ کا صحیح علم نہیں ہے۔ (۳) مشرقی پنجاب۔
ایک مکان واقعہ محلہ کوچہ جبو ڈار۔ امرتسر شہر (۴) چار کنال اراضی سکنی محلہ دار البرکات قادیان مذکورہ بالا نمبر ۳ و نمبر ۴ جائداد متروکہ کے لئے میں نے کلیم مالیتی ۴۰۰۰/- روپیہ دیا ہوا ہے جس کا ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا (۵) اراضی ۴ کنال سکنی محلہ دار الصدر غربی ربوہ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اور جو جائداد میری وفات کے بعد موجود ہو اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ میری کوئی اور جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر کوئی مزید جائداد اپنی زندگی میں پیدا کروں تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ لینے کی حق دار ہوگی۔

العبد قاضی محمد شریف ولد ڈاکٹر کرم الٰہی
گواہ شد برکت علی سیکرٹری مال جماعت لائل پور بقلم خود
گواہ شد شریف احمد باجوہ پلیڈر نائب امیر جماعت احمدیہ ضلع لائل پور

وصیت نمبر ۱۳۶۰۷ میں محمد الدین ولد رحمت اللہ مرحوم قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۴۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ ناصر آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر صوبہ حیدر آباد ڈویژن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۳/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔
(۱) میری الوقت مندرجہ ذیل جائداد ہے۔ گھبیٹ پور ضلع لائلپور میں چار کنال زمین تھی۔ لیکن ابھی کا قبضہ تاحال نہیں ملا۔ اس زمین کی اندازاً قیمت مبلغ چھ صد روپیہ ہوگی۔ میں اس زمین کی قیمت کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ یہ حصہ میں اپنی زندگی میں ہی ادا کردوں گا۔
(۲) اسوقت میرے پاس ایک ہزار روپیہ نقد ہے۔ میں اسکی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ دونگا (۳) نیز اپنی دیگر آمد جو کہ زمینداره کام سے ہوگی اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا (۴) میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں: انجمن ۱/۱۰ حصہ لینے کی مجاز ہوگی۔ البتہ اگر میں اپنی زندگی میں کسی جائداد کا حصہ ادا کر جاؤں۔ تو وہ رقم میری جائداد کے حصہ سے منہا کی جائے۔

العبد نشان انگوٹھا۔ محمد الدین ولد رحمت اللہ مرحوم
گواہ شد سید داؤد مظفر شاہ
گواہ شد علم الدین بقلم خود ناصر آباد اسٹیٹ۔

درخواست دعا: میرے ماموں زاد بھائی حشمت علی خان سنٹرل ٹریننگ سکھر۔ سرگودھا میں اے۔ ایس۔ آئی کا کورس کر رہے ہیں احباب ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔
(رشا ...)

عید فنڈ کی اہمیت کو سمجھئے

یہ خاکسار اخبار الفضل کے ذریعہ اور گشتی چٹھیوں کے ذریعہ مقامی جماعتوں پر عید فنڈ کی فراہمی کی ضرورت واضح کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس چندہ کی وصولی میں ایزادی بھی ہوئی ہے لیکن یہ ایزادی خاکسار کی توقع اور جماعت کی استطاعت سے بہت کم ہے۔ بعض دیہاتی جماعتوں نے تو ابھی اس چندہ کی وصولی شروع ہی نہیں کی۔ بعض جماعتوں کی وصولی بہت کم ہے۔ کچھ شہری جماعتیں بھی ہیں۔ جن کی طرف سے گذشتہ عید الفطر کے موقعہ پر عید فنڈ وصول نہیں ہوا لہٰذا تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے۔ کہ اس چندہ کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور آئندہ بقر عید پر عید فنڈ کی وصولی کے لئے خاطر خواہ انتظام کریں۔ حسب ذیل گذارشات احباب کی خصوصی توجہ کے لائق ہیں۔

اوّل عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔ اس وقت اس کی شرح ہر کمانیوالے کے لئے ایک روپیہ فی کس تھی۔ اب احباب کی آمدنیاں اسوقت کے مقابلہ میں بہت بڑھ چکی ہیں۔ لیکن عید فنڈ کی اوسط وصولی آٹھ آنہ فی کس سے بھی کم ہے۔ بے شک ان دنوں بھی بعض غریب دوستوں کے لئے عید فنڈ میں ایک روپیہ ادا کرنا بڑی قربانی ہے۔ لیکن بہت دوست ایسے ہیں۔ جن کے لئے اس خوشی کے موقعہ پر پانچ دس روپے اس فنڈ میں دے دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ بلکہ سینکڑوں دوست ہیں۔ جنہیں اس سے بھی زیادہ ادائیگی کرنی چاہیئے۔

دوم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں قومی ترقی کا ایک عظیم الشان گُر بیان فرمایا ہے۔ فرمایا۔ وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۵ قُلِ الْعَفْوَ ۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ؕ (سورۃ بقرہ۔ ع ۲۷-)
اور وہ تجھ سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا کچھ خرچ کریں کہدے تمام بچت اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام تمہاری خاطر کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ تا تم غور و فکر سے کام لو۔ دنیا کے بارہ میں بھی اور آخرت کے بارہ میں بھی۔ پس مومن کو تو ہر موقعہ پر اور ہر رنگ میں لازمی اور ضروری ہے۔ کہ اپنی ذاتی ضرورتوں پر کم از کم خرچ کرے۔ اور اپنی آمد کا زیادہ سے زیادہ حصہ بچا کر قومی ضروریات کے لئے سلسلہ کے حوالہ کر دے۔ اس کے بغیر جماعت ترقی سے ترقی نہیں کر سکتی۔ لیکن خوشی کے موقعوں پر تو خاص طور پر بچت کرنی چاہیئے۔ کسی احمدی کے لئے حقیقی عید تو اس دن ہوگی۔ جب دنیا میں اسلام کو مکمل استحکام حاصل ہو جائے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بادشاہت ہر فرد بشر کے دل پر قائم ہو جائے۔ اس سے پہلے ہماری عیدیں غیر مکمل اور عارضی ہیں۔ پس عارضی خوشی منانے پر جو ہم خرچ کرتے ہیں۔ اگر اس سے زیادہ نہیں۔ تو کم از کم اتنی رقم احمدی کہلانے والے کو عید فنڈ میں ادا کرنی چاہیئے۔ تاہم اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیں۔ کہ ہم نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا ہے۔ اور تا ہمیں جلد از جلد حقیقی عید میسر آجائے۔

کھال قربانی:- بہت سی چھوٹی جماعتوں کی طرف سے پچھلے سالوں میں مطالبہ ہوتا رہا ہے۔ کہ انہیں کھالوں کی قیمت مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت دی جاوے۔ کیونکہ ان کا مقامی چندہ اتنا کم ہوتا ہے۔ کہ خطوط کتابت۔ ترسیل زر اور مساجد کی ضروریات کے لئے بھی کافی نہیں ہوتا۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ کے لئے تمام جماعتوں کو اجازت دے دی جاوے۔ کہ قربانی کی کھالوں کی قیمت مقامی طور پر حسب ضرورت خرچ کر لیں۔ اور اگر کچھ رقم انکی مقامی ضرورتوں سے زائد ہو۔ تو وہ مرکز میں بھیج دیں۔ اب کھالوں کی قیمت سے کوئی رقم مقامی اخراجات کے لئے رکھنے کی خاطر نظارت بیت المال کی منظوری کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن کھالوں کی قیمت جو بھی وصول ہو اس کی آمد اور خرچ کا حساب رکھنا لازمی ہوگا۔ جیسا کہ عام مقامی فنڈ کا حساب رکھا جاتا ہے۔ البتہ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس میں سے کوئی رقم کسی جماعت کو مقامی طور پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ عید فنڈ کی کل رقم مرکز کو بھجوانی چاہیئے۔

ناظر بیت المال ربوہ

دولت مشترکہ کی کانفرنس کے موقع پر نجی بات چیت میں نہری پانی کے تنازعہ پر ضرور غور ہوگا

لنڈن پہنچنے پر وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی کا بیان

لندن ۲۵ جون وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے کہا ہے کہ میں دولت مشترکہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں کشمیر کا مسئلہ پیش کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا۔ آپ نے مزید کہا کہ میں نہری پانی کے تنازعہ پر بعض وزرائے اعظم سے نجی گفتگو کرونگا۔ مسٹر سہروردی کامن ویلتھ کانفرنس میں شرکت کے لئے کل بذریعہ طیارہ لنڈن پہنچے۔ کانفرنس بدھ کو شروع ہو رہی ہے۔

مسٹر سہروردی کل وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ میکملن اور ملکہ الزبتھ سے ملاقات کریں گے۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے وزیر خارجہ ملک نون بھی نیویارک سے لندن پہنچ گئے ہیں — نہری پانی کے تنازعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا کہ یہ مسئلہ پاکستان کے لئے انتہائی اہم ہے اور میں اس سوال پر دوسرے وزرائے اعظم سے بھی گفتگو کروں گا۔ آپ نے کہا۔ ہم یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ کامن ویلتھ کا رکن ہونے کی حیثیت سے بھارت پانی بند کر کے ہمیں تباہ کرنے کا حق رکھتا ہے۔ واضح رہے کامن ویلتھ کا رکن ہونے کے باعث پاکستان یہ مسئلہ عالمی عدالت انصاف میں پیش نہیں کر سکتا۔

ہوائی اڈے پر دولت مشترکہ کے تعلقات کے وزیر ارل ہوم اور برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر محمد اکرام اللہ کے علاوہ سینیئر پاکستانی اور برطانوی حکام اور مشرقی پاکستان کے سینکڑوں ملاحوں نے وزیر اعظم سہروردی کا استقبال کیا۔ انہیں ہار پہنائے اور سہروردی زندہ باد کے پُر جوش نعرے لگائے۔

اس سال میٹرک کا سپلیمنٹری امتحان نہیں ہوگا۔ بورڈ کا فیصلہ

لاہور ۲۵ جون۔ پنجاب ثانوی تعلیمی بورڈ نے کل طے کیا کہ میٹرک کے سپلیمنٹری امتحان کا سسٹم اس سال رواں سے جاری نہ کیا جائے بلکہ اس مسئلہ کے بارے میں قطعی فیصلہ کرنے کے لئے پرنسپلوں، ہیڈ ماسٹروں اور ڈویژنل انسپکٹروں کی ایک کانفرنس بلائی جائے۔ پروگرام کے مطابق یہ کانفرنس ستمبر ۱۹۵۶ء کے آخر میں ہوگی۔

میٹرک کے امتحان میں فیل ہونے والے طلبہ کے لئے سپلیمنٹری امتحان کا سسٹم جاری کرنے کی تجویز چند ماہ قبل ثانوی بورڈ کی مقرر کردہ ایک کمیٹی نے پیش کی تھی۔ مگر اس موقع پر بورڈ نے از خود کوئی فیصلہ کرنے کی بجائے یہ تجویز شدہ کے سلسلہ میں تمام پرنسپلوں ہیڈ ماسٹروں۔ ڈویژنل انسپکٹروں اور دوسرے ماہرین تعلیم کو ایک سرکلر کی صورت میں بھیجدی تھی۔

صدر لبنان عنقریب پاکستان آئینگے

لنڈن ۲۵ جون:۔ صدر لبنان مسٹر کامل شمعون اپنی اہلیہ کے ہمراہ عنقریب پاکستان کے سرکاری دورہ پر آئیں گے۔ ابھی آپ کے دورے کی قطعی تاریخ مقرر نہیں کی گئی۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر شمعون کو پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت مسٹر سہروردی نے اپنے بیروت کے حالیہ قیام میں دی تھی

اردو کو سرکاری زبان قرار دینے کا مطالبہ

نئی دہلی ۲۵ جون۔ انجمن ترقی اردو کی شاخ مشرقی پنجاب کا اجلاس آج انبالہ میں ہوا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا کہ اردو کو مشرقی پنجاب میں ایک سرکاری زبان قرار دیا جائے۔ تاکہ زبان کا جھگڑا ختم ہو سکے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ اردو وہ واحد زبان ہے جسے ہر طبقہ کے لوگ بولتے اور سمجھتے ہیں۔ اس لئے ہندی پنجابی جھگڑے کا حل یہی ہے کہ اسے سرکاری زبان کے طور پر قبول کیا جائے

کراچی میں چار ہزار نئے مریض

کراچی ۲۵ جون وفاقی دار الحکومت میں انفلوئنزا کی وبا بہت زور پکڑ گئی ہے گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے اندر شہر کے مختلف علاقوں سے چار ہزار آٹھ سو نئے مریضوں کی اطلاع ملی ہے۔ ان سب کی بیماری معمولی نوعیت کی بیان کی جاتی ہے۔ مجموعی طور پر اب تک یہاں بیس ہزار کے لگ بھگ افراد انفلوئنزا میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

عالمی بینک نے نئی تجاویز پیش کر دیں

"دونوں حکومتیں تنازعہ کے تصفیے کی خواہاں ہیں"

کراچی ۲۵ جون عالمی بینک کے نائب صدر مسٹر الیف نے نہری پانی کے تنازعے کے تصفیے کے لئے بھارت اور پاکستان کی حکومتوں کے سامنے بعض نئی تجاویز پیش کی ہیں مسٹر الیف نئی دہلی سے بذریعہ طیارہ کراچی پہنچ گئے ہیں

کراچی کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے مسٹر الیف نے بتایا کہ برصغیر میں اپنے قیام کے دوران بھارت اور پاکستان حکومتوں سے میں نے جو بات چیت کی ہے نئی تجاویز اسی پر مبنی ہیں۔ آپ نے کہا اب میں دونوں حکومتوں کی طرف سے ان نئی تجاویز کے جواب کا انتظار کروں گا۔ مسٹر الیف نے مزید بتایا کہ میں نے دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم۔ کابینہ کے وزراء اور اعلیٰ حکام سے نہری پانی کے تنازعے کے تصفیہ کے سلسلہ میں بڑی کارآمد بات چیت کی ہے۔ اور فریقین نے بار بار مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ اس تنازعہ کا کوئی منصفانہ حل تلاش کرنے کے خواہشمند ہیں میں اس یقین دہانی سے بہت متأثر ہوا ہوں۔

کامیابی کے امکانات

مسٹر الیف سے دریافت کیا گیا کہ کیا عالمی بینک کے مشن کی کامیابی کے امکانات زیادہ روشن ہیں۔ اس پر آپ نے جواب دیا کہ کامیابی کے امکانات اگر زیادہ روشن نہیں ہیں تو زیادہ خراب بھی نہیں

مسٹر الیف نے کہا کہ میں واشنگٹن پہنچتے ہی بھارتی اور پاکستانی حکام سے اپنی بات چیت کی رپورٹ بنک کے صدر کو پیش کر دوں گا۔ توقع ہے کہ مسٹر الیف آج (منگل) رات کو کراچی سے نیویارک روانہ ہو جائیں گے۔

عراق اردن کو مالی امداد دیگا

بغداد ۲۵ جون۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ عراق اردن کے ترقیاتی منصوبوں کے لئے مالی امداد دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اس ضمن میں دونوں ملکوں کے لیڈروں میں گذشتہ دو دن سے بغداد میں بات چیت جاری ہے

بھارتی حکومت ایک ارب کا قرضہ جاری کریگی

نئی دہلی ۲۵ جون۔ بھارت کے وزیر خزانہ مسٹر کرشنا ماچاری نے صوبائی وزرائے خزانہ ریزرو بینک اور سٹیٹ بینک کے نمائندوں اور سرکاری حکام کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ بھارتی حکومت ایک ارب روپے کا قرضہ جاری کرنا چاہتی ہے اس قرضے میں ۲۸ کروڑ روپے کی رقم قومی بچت کے سرٹیفکیٹ فروخت کر کے حاصل کی جائے گی آپ نے چھوٹی بچتوں کی سکیم کو کامیاب بنانے پر زور دیا۔

تحریک جدید کی دعائیہ لسٹ

(بقیہ صفحہ ۶)

ہارون آباد

وعدہ ۱۶۵/۰
وصولی ۱۱۳/۰
۷۰ فیصدی

عمدہ کارکردگی محمد منیر صاحب سیکرٹری مال

چک ۸۴/۶ بہاول پور

مبلغ ۳۹/۱۴ روپے وصول ہیں۔ مگر اسم وار تفصیل نہیں ملی

چک ۱۶۹/۷-R ۳۶/- وصول

اسم وار تفصیل نہیں ملی